سالانہ قیمت [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۰	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۶ جون ۱۹۲۲ء	نمبر ۲۴

غزل

[illegible]

غزل

[illegible]

ہندوستان کا جلالی دن اب دور نہیں

[illegible]

کے لئے ایک ہی پیارا اور موزوں لفظ نجات ہے اس لفظ کے دائرے میں سب کچھ آگیا۔ ہندوستان نجات کا طالب ہے۔ لیکن نجات کا انعام تو موجود ہے۔ نجات دہندہ تیار اور منتظر ہے۔ قبول کرنے کی دیر ہے۔ سچ ہے بغیر قبولیت کے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ چاہے نجات اور نجات دہندہ موجود اور تیار ہی کیوں نہ ہوں۔ افسوس ہندوستان کی آج کی حالت پر حسب ذیل واقعہ کیا ہی موزوں اور صادق آتا ہے۔ قریب سو سال کا عرصہ ہوا کہ یونائیٹڈ اسٹیٹس کے شہر فیلاڈلفیا کی عدالت میں ایک شخص بنام ولسن ڈکیتی اور خون کے مقدمے میں گرفتار ہوا اور بعد ثبوت جرم اس پر عدالت نے سزائے موت کا فتویٰ دیا۔ اینڈریو جیکسن صاحب نے جو اس وقت یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ کے پریسیڈنٹ تھے ارادہ کیا کہ اس شخص ولسن کو معافی دیں۔ مگر ولسن نے اُن کی معافی قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ یہ معافی ہو ہی نہیں سکتی جب تک کہ میں اسے ویسا ہی قبول نہ کروں۔ پریسیڈنٹ صاحب نے اس مقدمے کو صدر عدالت میں پیش کیا کہ آیا ولسن کو معافی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اس وقت جو فیصلہ اس وقت کے قابل وقانون دان جج مسٹر جان مارشل صاحب نے لکھا حسب ذیل تھا: معافی صرف ایک تحریر ہے جس کی قیمت صرف قبولیت پر منحصر ہے۔ یعنی مجرم کی قبولیت پر یہ بات مشکل اور بعید از قیاس معلوم ہوتی ہے کہ ایسا شخص جس پر موت کا فتویٰ دیا گیا ہو معافی کے قبول کرنے سے انکار کر دے۔ لیکن اگر اس نے انکار کر دیا تو درحقیقت وہ معافی ہے ہی نہیں۔ ولسن کو سزائے موت ملنی واجب ہے۔ ولسن پھانسی دے دیا گیا۔ اس کو پھانسی کیوں نہ دی جاتی تو موجود تھی۔ دینے والا پریسیڈنٹ بھی موجود تھا اور پھر بھی ولسن کو پھانسی ہو گئی۔ کیونکہ معافی کی قبولیت سے ولسن نے انکار کیا۔ آج ٹھیک یہی حالت ہندوستان کی ہے۔ قبولیت کی دیر ہے۔ باقی سب کچھ تیار ہے۔

آج اس پیارے اور خوبصورت ہندوستان میں بہت سی روحیں ایسی موجود ہیں جو کامل یقین اسباب کا رکھتی ہیں کہ اس کو آزادی کامل سوائے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کے اور کوئی نہیں دے سکتا ہے اور حقیقت بھی یوں ہی ہے "اور کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں۔ (اعمال ۴: ۱۲)۔

ہندوستان کو کامل آزادی صرف خداوند مسیح ہی دیگا۔ بشرطیکہ وہ اس کو قبول کرے۔ پورے ایمان سے قبول کرے۔ اور ابھی کرے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ "میں نے قبولیت کے وقت میں تیری سُنی اور نجات کے دن تیری مدد کی۔ دیکھو اب قبولیت کا وقت ہے۔ دیکھو اب نجات کا دن ہے۔" ۲ کرنتھیوں ۶: ۲-

تو اب ایک اور اہم اور قابل غور سوال لازم آتا ہے اور وہ یہ کہ وہ ایسی کون سی بھاری اور سخت رکاوٹ ہے جس نے ہندوستان جیسے ملک کو اس آزادی کے قبول کرنے میں معذور کر رکھا ہے۔ جس آزادی کو دیگر ممالک نے جو بمقابلہ ہند کے بندی کا درجہ بھی نہیں رکھ سکتے تھے۔ قبول کر کے نجات پائی اور آزادی کا فخر کرنے اور دم بھرنے کے لائق بن گئے۔

جواب یہ ہے کہ رکاوٹیں تو بہت سی ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جو لاعلاج ہو اور جس کا تدارک نہ ہو سکے۔ ان رکاوٹوں کے دور کرنے والے یعنی ہندوستان کو آزادی دلانے والے ہند کے مسیحی ہیں۔ جن کا فرض اولین ہے کہ خداوند مسیح آزادی کے بانی ومالک کو اب ہند پر اپنی زندگی کے نمونے وثبوت سے یوں ظاہر کریں کہ ہندوستان مسیح کو قبول کرے اور اسی گھڑی آزادی پا وے۔ بلکہ اس میں کلام ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ جس دن کل ہندوستان مسیحی ہو جائیگا وہ یقیناً کامل آزاد ہو جائیگا۔ اگر ذرا غور سے ہندوستان کے اس بڑے ریفارمر مہاتما گاندھی جی کی تمام ہدایات اور اقوال کا عطر کھینچا جائے تو یہی ہے "اے ہندوستان کے لوگو ایک قوم بنجاؤ اور اسی گھڑی تم کامل آزاد ہو گے" اور یہ بات سوائے مسیحی مذہب کے کسی مذہب میں ناممکن ہے جس میں سب بھائی برابر ہیں اور جو سب کو یکساں حقوق بخشتا ہے ہندوستان کے مسیحیوں کے پاس جو وسائل وذرائع اپنی بھاری جواب دہی کے موجود ہیں ان میں سب سے اعلیٰ وزبردست وسیلہ ہندوستانی مسیحی خواتین ہیں کہ جو اگر اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے پاکیزہ اور نیک مسیحی زندگی کا اثر اپنے پیارے ملک میں پھیلا دیں تو اس ملک کا مرتبہ کچھ سے کچھ ہو جائیگا۔ غلام ہندوستان آزاد ہندوستان بنجائیگا۔ میری بڑی خواہش ہے کہ اس مضمون یعنی ہندوستانی مسیحی مستورات کا نیک اثر ہندوستان کے لئے کیا کچھ کر سکتا ہے۔ کسی زیادہ علم وزیادہ تجربہ کار کا قلم روشنی اور ہدایت بخشے۔

خاکسار ایم۔ آئی۔ ٹی آر۔

نور افشان

مطبوعہ ۱۶ جون ۱۹۲۲ء

خُدا کی فرزندیت

بعض لوگ "خداوند کسی سے پیدا ہوا نہ خدا سے کوئی پیدا ہوا" کے خیال کو بڑے فخروں سے دہرایا کرتے ہیں ہمیں تعجب آتا ہے کہ اس خیال کے معتقد کیسے خدا کو عورت کی نگاہ سے دیکھ سکتے ہیں۔ یہ تو سچ بات ہے کہ خداوند کسی سے پیدا نہیں ہوا لیکن یہ بات ہرگز درست نہیں کہ خدا سے کوئی پیدا نہیں ہوا۔

تمام مذاہب اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ عوالم روحانی اور مادی کے کل اسباب کی آفرینش خدا سے ہوئی ہے۔ اس عالم پر خدا اس کے نظام پر تبنیت کی مُہر لگی ہے۔ اس کا ہر ایک عنصر اور ہر ذرہ اس بات پر شاہد ہے کہ وہ ایک اعلیٰ اور دانا ہستی سے پیدا ہوا ہے۔ اس نظام قدرت پر اس کا عکس چھپا ہے جس نے اُسے اپنے حکم سے وجودی لباس پہنایا تھا غرضیکہ عالم روحانی تبنیت کو ظاہر کرتا ہے۔ کائنات کے ماتحے پر جو بات جلی قلم سے کندہ معلوم ہوتی ہے وہ تبنیت کی حقیقت ہے۔

کائنات میں انسان ایک عالیشان مخلوق ہے اسے مختلف رشتوں کی اعلیٰ نگاہی اور پہچان ہے۔ بائبل میں اس کی بابت آیا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ انسان کا خدا سے ابنیت و تبنیت کا رشتہ ہے۔ ہم کے سوا اب کی کہیں صورت نظر نہیں آسکتی ہے انسان خدا کی صورت کا نقش رکھتا ہے۔ ہمیں الفاظ پائی جاتی ہو۔ اس صورت اسکے باطن میں ابنیت کی چھاپ زیادہ صاف و روشن ہے۔ انسان کے تمام اوصاف اس بات کا ثبوت ہیں کہ انسان خدا کی صورت پر ہے اور خدا کی صورت پر ہونے کے معنے بیٹا ہونے کے ہیں یہ ہمارا خیال ہی نہیں بلکہ بائبل مقدس کا خیال ہے لکھا ہے کہ آدم ایک سو تیس برس کا ہوا کہ اس کا ایک بیٹا اس کی صورت پر اور اس کی مانند پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام سیت رکھا۔ پیدائش ۵ باب۔ یہاں ہم شکل ہونے یا ہمصورت ہونے کو بیٹا کہا گیا ہے خدا میں اور انسان میں ہم شکل و ہمصورت ہونا ایک امر مسلمہ ہے۔ یہاں ہمصورت ہونے کے معنوں پر بحث نہیں ہے۔ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور انسان میں خدا کی صورت پائی گئی چونکہ یہ صورت انسان کے الٰہی تبنیت کی سند ہے۔

خداوند یسوع مسیح بنی نوع انسان میں پہلا ہے جس نے فرزند خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس نے سب سے پہلے خدا کو اپنا باپ کہا۔ یسوع مسیح کی شخصیت سے ابوت الٰہی کا اور اپنی بنوت کا کشف خاص ہے۔ اُس نے خود ہی الٰہی مذہب کی ان دو صداقتوں کو دریافت کیا اور انہیں پر اُس نے انجیل میں اپنے نئے مذہب کو بنا فرمایا۔

خداوند یسوع مسیح کے ابن اللہ ہونے کا مطلب ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ جب اُس نے ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تو اس کا یہ مطلب تھا کہ خدا فرد ہے پر وہ خدا باپ ہے۔ میں خدا باپ کی صورت و شکل ہوں۔ کیونکہ میں اُس کا بیٹا ہوں پولس رسول نے بھی کچھ اسی مطلب کو ظاہر کیا ہے جب اُس نے فرمایا کہ وہ اندیکھے خدا کی صورت اور اُس کی ابنیت کا نقش ہے۔ پس انجیل تبنیت خداوندی کا اعلیٰ و افضل وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔ جو علم الٰہی ابن اللہ کی معرفت حاصل ہو سکتا ہے وہ کسی دوسرے کے وسیلے سے حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔

خدا کی بابت یہ بات جاننا کہ وہ بنی نوع انسان کا باپ ہے اور بنی آدم کی بابت یہ بات جاننا کہ وہ خدا کے فرزند ہیں۔ الٰہی مذہب کی صداقت کی وہ بلند چوٹیاں ہیں۔ جو ابدی میں خداوند یسوع مسیح کے علم و عرفان کا انہیں دو صداقتوں سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ علم الٰہی میں اس سے کوئی قل بالا آگے نہیں بڑھ سکتا اور علم النفس میں کوئی اس سے آگے قدم نہیں اٹھا سکتا۔ غرضیکہ الٰہی تبنیت ایک اعلیٰ صداقت ہے۔ جس کا انکار حق اور صداقت کا انکار ہے جس کا انکار الٰہی مذہب کا انکار ہے۔

عیسائی مذہب اور گورے لوگ

نمائشی عیسائی

نور افشان نے کسی نمبر میں ایک پادری صاحب کی غلط فہمی کی اصلاح کے لئے جو اخبار عام نے گورے لوگ اور نمائشی عیسائی وغیرہ کے عنوان سے شائع فرمائی تھی کچھ لکھا تھا اور بتلایا تھا کہ گورے لوگوں کی عیسائیت گو دیسی عیسائیوں کے لئے نمائشی ہو پر گورے عیسائیوں کے لئے حقیقی ہے۔ گورے عیسائی گورے عیسائیوں کے لئے وہ سب کچھ کرتے ہیں۔ جس کے شکوے پادری صاحب نے کئے ہیں یہ اگر گورے عیسائی کچھ پیش کرتے تو دیسی عیسائیوں کے لئے نہیں کرتے وہ ایک حد تک گورے عیسائیوں کا دیسی عیسائیوں سے سلوک

سلوک جائز ہی ہے۔ کیونکہ خود دیسی عیسائیوں کی قوم کے فرزند بھی ان سے کتوں کا سلوک کرتے ہیں۔ ان سے عدم تعاون رکھتے ہیں۔ پس جبکہ ہماری اپنی قوم اور ہمارے اپنے ہموطن ہم سے یہ سلوک روا رکھتے ہیں تو پردیسی عیسائی ہم سے کب اچھا سلوک کر سکتے ہیں۔

ہمارے اس جواب پر معاصر اخبار عام نے لکھا ہے کہ ہندو شاستروں نے جو فیصلہ دیا ہے وہ اٹل ہے۔ ہندو قوم کے اندر پیدا ہونے والے کسی شخص کی نجات ان تمام پابندیوں کی تکمیل سے ہو سکتی ہے۔ جو شاستروں نے بیان کی ہیں۔

نور افشاں کی مکرر گذارش ہے کہ جبکہ ہندو شاستروں کا فیصلہ اٹل ہوا اور جو صاحبان ہندو قوم کے اندر پیدا ہو کر خود ہندو قوم کی طرف سے اُن بُرے سلوکوں کے لائق قرار پا چکے جن کا ہم پیشتر ذکر کر چکے ہیں تو ہندو قوم غیر اقوام سے خواہ وہ کوئی ہوں اپنے خارج شدہ فرزندوں کو مساوات دینے کا مطالبہ کیوں کرتی ہے!

اگر آپ یہ فرمائیں کہ غیر اقوام جس دھرم کو مانتی ہیں وہ دھرم ہمارے خارج کئے ہوئے بھائیوں کو جو ہمارا دھرم تیاگ کر غیر اقوام کا دھرم ماننے لگے ہیں مساوات دینے کا دعوے کرتا ہے تو معزز معاصر کو یاد رہے کہ غیر اقوام کا وہ مذہب درحقیقت گورے اور دیسی عیسائیوں کو مساوات دیتا بھی ہے۔ پادری صاحب عدم مساوات کو مان کر بھی راستی پر نہیں ہو سکتے۔ اگر گورے عیسائی دیسی عیسائیوں کو مذہبی مساوات نہ دیں تو ایک دیسی عیسائی ایسا نہیں جو عیسائی کہلانا پسند کریگا۔ کیا جناب کو معلوم نہیں کہ گورے بھی عیسائی ہیں۔ ان میں تمیز عیسائی ہونے کے اعتبار سے نہیں بلکہ گورے اور بادامی اور گندمی اور کالے رنگ کے ہونے کے اعتبار سے یا یورپین و ہندوستانی ہونے کے اعتبار سے ہے۔ مگر یہ تمیز ایک دھرم ماننے والے برہمن۔ چھتری۔ ویش اور شودر کی تمیز سے بہت ہی کم درجہ کی ہے۔ اس پر تامل ذرا دیکھیں۔

ہندو برہمن چھتری۔ ویش۔ شودر۔ سید مغل پٹھان۔ وہیڑے۔ چوہڑے وغیرہ عیسائی مذہب کو مان کر اپنی قوم کے امتیازات کا خیال نہ کر کے ہند کی ایک واحد گروہ بنے ہوئے ہیں۔ ان سب کا ایک ہی نام ہے اور وہ عیسائی یا مسیحی کہلاتے ہیں۔ یہ ہندوستانی عیسائی مذہبی مساوات میں تمیز ہند کے مساوی ہیں۔ پس اگر پادری صاحب کا آپ کا یہ خیال ہو کہ عیسائی مذہب اپنے ماننے والوں کو مذہبی مساوات کا حق نہیں دیتا ہے یا گورے عیسائی دیسی عیسائیوں کو مذہبی مساوات نہیں دیتے ہیں تو یہ بالکل نادرست اور خلاف حق دعوے ہے۔

مزید براں یہ بات ہم صدق دل سے مانتے ہیں کہ گو مسیحیت مذہبی مساوات کا حق ہر ایک کو دیتی ہے مگر مذہبی حفظ مراتب کو قائم رکھتی ہے۔ گو مسیحیت میں تمام مراتب پیدائشی نہیں۔ بلکہ عموماً کسبی ہیں۔ تو بھی جو لوگ کسب یا نسب سے اعلیٰ مراتب کو پہنچ جاتے ہیں۔ اول تو ہر ایک مسیحی ان کی عزت دلجوئی کرتی ہے۔ دوم مسیحیت نے ہر ایک مسیحی کے لئے راستہ کھلا رکھا ہے کہ وہ اپنے کسب سے نسبی بلندی تک پہنچے۔ مسیحیت میں ہر ایک نیک کسب کی اور نیک کاسب کی عزت و حرمت آئی ہے یعنی کسب کمال سے ہر ایک دیسی مسیحی گورے مسیحی کے مساوی ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ سکتا ہے۔

گورے اور دیسی عیسائیوں میں جو تنفر پائی جاتی ہے۔ گورے عیسائیوں کی لڑکیاں دیسی عیسائیوں نے لی ہیں۔ اور دیسیوں کی لڑکیاں گورے عیسائیوں نے لی ہیں۔ پس جبکہ گورے اور دیسی عیسائیوں میں مذہبی مساوات موجود ہے مجلسی مساوات موجود ہے۔ حفظ مراتب میں ضرور امتیاز پایا جاتا ہے تو پھر معاصر اخبار عام کے پادری کو اور خود معاصر کو مساوات کا کیوں رونا ہے!

شاید پادری صاحب اور اخبار عام کو یہ دھوکا لگا ہے کہ اُس نے تمام گورے لوگوں کو عیسائی سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ یہ غلط خیال ہے۔ گورے لوگ جو ہند میں پائے جاتے سب عیسائی نہیں ہیں۔ وہ اگر دیسی عیسائیوں کو مساوات نہ دیں تو ان پر کسی کو کیا شکوہ ہے۔ یہ تو ان کی مرضی ہے۔ پر ان کو عیسائی نہ سمجھا جائے تو بہتر ہے

تفریح

ایک شخص نے ایک خاتون سے کہا کہ تم مجھے انسانی جبلت و فطرۃ کے ناقص منصف کیوں کہتی ہو؟

اس خاتون نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا کہ تم جو اپنی اعلےٰ نجابت و شرافت کی ڈینگ مارا کرتے ہو۔

ایک شخص نے ایک دوسرے شخص سے کہا کہ وہ تو شہر کے تمام شریف اور نیک لوگوں کو جانتا ہے۔

مخاطب نے متکلم سے کہا کہ پھر وہ اُن کے ساتھ دوستی و رفاقت اور نشست و برخاست کیوں

نہیں رکھتا؟

تو متکلم نے فرمایا کہ شہر کے تمام بھلے لوگ اُسے جانتے ہیں۔

ایک چار پانچ برس کی لڑکی نہایت تیز فہم اور چلبل تھی۔ باپ عموماً اُسے پیار کرتا۔ ایک روز اس کا باپ اُس کی کسی شکنی پر پیٹ کر دفتر گیا۔ تو جب شام کو اُس کا باپ دفتر سے لوٹ کر گھر آیا تھا تو بھاگ کر ماں کے پاس جا کر کہنے لگی۔ اماں دیکھو تیرا شوہر آ رہا ہے۔

ایک واعظ عبادت خانے میں وعظ کرنے جا رہا تھا۔ راستے میں اُسے ایک عورت ملی جو خود عبادت خانے جا رہی تھی مگر اُسے دمہ تنگ کر رہا تھا۔ اُس نے واعظ سے کہا کہ بیٹا مجھے ہاتھ کے سہارے عبادت خانے پہنچا دو۔ اُس نے بڑھیا کا ہاتھ تھام کر عبادت خانے پہنچا دیا جب وہ عبادت خانے پہنچ گئی تو وہ واعظ سے پوچھنے لگی کہ بیٹا آج وعظ کون کریگا! تو واعظ نے جواب دیا کہ میں۔ بڑھیا نے واعظ سے کہا کہ بیٹا ایک میری آخری عرض یہ ہے کہ مجھے پھر مہربانی سے میرے گھر پہنچا دو۔

ایک پنجابی عورت کسی سے باتیں کر رہی تھی اور ہر ایک جملہ کی ابتدا گالیوں سے کرتی تھی۔ جسے اُس کی لڑکی سُن رہی تھی۔ لڑکی کہنے لگی اماں اماں تو ہر ایک گل گالی سے کیوں شروع کر دی ہیں!

ماں۔ سُن بچی تو ابھی بے خبر ہیں پنجابیوں کی کوئی بات بغیر گالی کے ونند ار نہیں ہوتی۔

ہندو استریوں پر ظلم

ذیل کا مضمون کسی صاحب نے چھاپ کر ہمارے پاس بھیجا ہے۔ جسے بجنسہٖ درج کرتے ہیں۔ ایڈیٹر

معزز ناظرین۔ اس مضمون کا منشا ہندو پبلک کے آگے اُن چند ایک مصیبتوں کا ذکر کرنا ہے۔ جو کہ ہماری ابلا استری جاتی پر اکثر رسومات کے نام پر سرزد ہوتی رہتی ہیں۔

ہندوستان کی ہر قوم کے رگ و ریشہ میں کچھ نہ کچھ تعصب کا مادہ ضرور پایا جاتا ہے۔ جیسا کہیں موقعہ پڑ جائے۔ ہر مذہب کے اشخاص اکثر دعویٰ کرنے لگ جاتے ہیں کہ دنیا بھر میں اگر کوئی اعلیٰ مذہب ہے تو ہمارا ہی ہے۔ اور اگر کہیں اعلیٰ رسم و رواج ہیں تو بس ہمارے ہی ہیں۔ لیکن باوجود اس قسم کی ڈینگوں کے سب جگہ دکھ اور تکالیف موجود ہیں اور ایک دوسرے پر کچھ نہ کچھ تعصب اور تشدد کی رو جاری ہے۔ یہاں تک کہ انسانوں کا درجہ بھی بعض اوقات حیوانوں کا سا ہی سمجھا جاتا ہے۔ سمندر میں اگر مچھ چھوٹی مچھلیوں کو نگل جاتا ہے۔ انسانوں میں بھی بعض زبردست قوم پاکر کمزوروں پر ظلم ڈھانے میں ذرا دریغ نہیں کرتے۔

ہندوستان میں استریوں کا درجہ انسانی سوسائٹی میں بہت کم ہے بعض متعصب اشخاص تو انہیں پاؤں کی جوتی ہی سمجھتے ہیں اور ذرا ذرا باتوں پر ہی انہیں دباتے اور سختی اور جبر سے پیش آتے ہیں اور یہ سب سختی اور جبر عموماً ہندو رسم و رواج کی آڑ میں کیا جاتا ہے۔ اکثر استریوں کی زندگی کا پیمانہ شروع سے اخیر تک دکھ اور مصیبتوں سے لبریز رہتا ہے۔

دیکھئے کسی ہندو گھر میں لڑکا پیدا ہو تو بڑی خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ سینکڑوں ہزاروں روپے لٹا دیئے جاتے ہیں۔ لیکن اگر لڑکی پیدا ہو تو گھر میں اکثر ماتم چھا جاتا ہے اور شروع ہی سے پرایا دھن سمجھ کر اُس کی بُری طرح پرورش ہوتی ہے۔ بعض اوقات تو روزمرہ کی بدسلوکیوں سے اُسے آہستہ ختم ہی کر دیا جاتا ہے۔ اگر اپنے کرموں کے بل سے لڑکی نہیں مرتی تو لڑکوں کے مقابلہ میں اُس کو ناقص قسم کی خوراک دیتے ہیں۔ لوہڑی کا تیوہار خود اس بات کی تصدیق ہے۔ لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشی۔ منگنے کی خوشی اور بیاہنے کی خوشی۔ مگر لڑکی کی کوئی خوشی نہیں۔

عام لوگ کسی کے حق میں کلمہ خیر بولتے ہیں تو اکثر یہی کہتے ہیں کہ **ایشور تم کو بیٹا دے**۔ اور بہت سے شاستر وغیرہ کتب میں کہیں کہیں یگیہ یا تپ کا ذکر آتا ہے تو سب جگہ لڑکے کی ہی خواہش کی گئی ہے مگر لڑکی کو بالکل فراموش رکھا ہے بھلا بتایئے ان کتھاؤں کو زنکیش اور سریہ سنکاری کیسے سمجھ سکتے ہیں! جگہ جگہ پر لڑکی پر بے انصافی پائی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی بے جا رعایتوں کے اندر پلے ہوئے لڑکے بڑے ہو کر اکثر بے انصاف اور جابر مرد بن جاتے ہیں۔

یہ تو ہندو لڑکیوں کی پیدائش اور پرورش کا ذکر ہوا۔ اب اُن کی شادی کے موقعہ پر جو نوبت ہوتی ہے وہ اور بھی زیادہ افسوسناک ہے۔ بعض جگہ میں رواج ہے کہ جب لڑکے اور لڑکی کی شادی ہو جاوے تو دونوں یکساں قسم کا مہان تیاگ! قربانی کرتے ہوئے اپنا نیا گھر آباد کرتے ہیں۔ مگر ہندوستان میں اکیلے لڑکی کو ہی اپنا گھر چھوڑنا پڑتا ہے

مشترکہ خاندان کا رہنا تو برا نہیں۔ مگر مشترکہ

خاندان کے سب ممبران کا ایک فرد ار دبیاہ میں آکر چھوٹی لڑکی کے ساتھ نکاح ناحق الفت کرنے لگ جاتا ہے۔ شادی ہونے سے پیشتر اکثر والدین بڑی خواہش کیا کرتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ہمارے لڑکی بیاہ ہو جاوے۔ عام لوگوں میں اپنی حیثیت بڑھ چڑھ کر دکھاتے۔ بچتے ہیں۔ جب کوئی سمبندھ ہو جائے تو پھر شادی کی تیاری میں بہت سا سامان ادھر ادھر سے مانگ کر اکٹھا کرتے ہیں اور اپنی جھوٹی شان بڑھا کر لڑکی والے کے گھر پہنچتے ہیں۔ ان آڈمبروں کے علاوہ لڑکی کے لئے بھی جو زیور ہوتا ہے وہ اکثر اوقات ادھر ادھر سے مانگا ہوا ہوتا ہے۔ جس کو بڑی بے شرمی سے قطاروں میں چکر پنچایت کے سامنے لڑکی کو دیتے ہیں۔ لیکن جب بیاہ ہو جانے پر لڑکی سسرال میں آتی ہے وہ جھوٹا ٹھاٹھ سب کھل جاتا ہے۔ لڑکی کا زیور بہانہ بہانہ سے اتار لیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات لڑکی کے والدین کا دیا ہوا زیور بھی نہیں چھوڑتے۔ وہ لڑکی بیچاری دل ہی دل میں تڑپتی رہتی ہے اور تمام بچوں اور پوتوں کو بھی جنہوں نے ایسے جھوٹے آڈمبروں میں حصہ لیا تھا بد دعائیں دیتی ہے مگر افسوس کہ ظالم ہندو رواج اس کو بولنے تک کی اجازت نہیں دیتا اور جب کوئی شخص اس بدرسم و رواج کے خلاف آواز اٹھاتا ہے تو خود غرض۔ فریبی۔ دھوکہ باز کہنے لگتے ہیں کہ ہمیں قبیلہ داری میں یہ سب کام کرنے ہی پڑتے ہیں۔ بڑا افسوس ہے۔ ایسے بے انصاف خود غرض لوگوں پر جو بیاہ جیسے سرشٹیٹ اور اہم دھرم کاموں پر بھی دھوکہ دہی اور فریب کے کاموں کو قبیلہ داری کے لاثر الفاظ سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ (افسوس ہے)

پھر شادی ہو جانے کے بعد لڑکے کے والدین کے دل میں یہ فکر پیدا ہوتی ہے کہ لڑکا کہیں ہاتھ سے ہی نہ نکل جاوے۔ اس فکر کے علاج میں کوئی نہ کوئی قصور یا تہمت اس بیکس لڑکی پر ناحق لگاتے ہی رہتے ہیں تاکہ لڑکے کا دل اس سے متنفر رہے بہو زنگی جن جیسی چیز کیوں۔ مار پیٹ اور بھوک پیاس سے ستائی ہوئی اکثر نئی بیاہی ہوئی لڑکیاں بیمار اور روگی ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات ان کو چار دیواری کے اندر ہی بند رکھا جاتا ہے جس سے بہت سے روگ لگ جاتے ہیں۔ استریوں کے امراض بڑھ جانے کا یہ بھی ایک بڑا سبب ہے۔ اس طرح روزمرہ کی کاناپھوسی اور بہکاوٹوں سے بعض لڑکے اپنی بیاہی ہوئی استریوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور خود دیگر شادی کر لیتے ہیں۔ سینکڑوں لڑکیاں ایسی بھی ہیں کہ جو دھوکہ باز خاوندوں کی موجودگی میں بھی بطور بیواؤں کے دن بسر کرتی ہیں۔ بعض شریر خاوند ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو آنکھ کے سامنے دعا قائم رکھنے کے بجائے اپنی ناپسند استری کو طرح طرح کے عذاب دے کر جان سے ختم کر دیتے ہیں۔ مگر سخت افسوس ہے اس ہندو جاتی پر جو آہنسا پرمو دھرمہ کو مانتی ہوئی ایسی ایسی مظلوم استریوں کے دکھ درد کا کوئی پربندھ نہیں کرتی اور شادی کے موقعہ پر کے بڑے بڑے پنچ اور پنڈت اپنی سب ذمہ داریوں کو بھلا دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی منصف مزاج شخص ایسی تجاویز پیش کرتا بھی ہے تو خود غرض اور بے رحم اشخاص ایسی تجاویز کو عمل میں آنے نہیں دیتے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جس طرح بعض اوقات لڑکے شریر ثابت ہوتے ہیں لڑکیاں بھی خلل کراتی ہیں۔ مگر جہاں ایسے لڑکوں کی تعداد پچاس فیصدی پائی جاتی ہے وہاں لڑکیاں بمشکل ایک فیصدی ایسی ہونگی۔ لیکن انصاف اور دھرم تقاضا کرتا ہے کہ جو سزائیں اور تکالیف ان بیچاری ابلا لڑکیوں کو دی جاتی ہیں وہ شریر لڑکوں کو ہندو سوسائٹی کی طرف سے کیوں نہیں دی جاتیں؟ اگر کوئی یہ کہے کہ پرانے زمانہ سے ہی یہ رواج چلا آیا ہے کہ مرد خواہ کیسے ہی قصور کریں ان کو کوئی سزا نہ دے تو یہ سراسر ایسی خراب رسوم کی حمایت کرنا **ظلم اور پاپ ہے** جس کو کوئی رحم دل اور انصاف پسند انسان پسند نہیں کر سکتا۔

معلوم ہوتا ہے کہ صرف خود غرض انسانوں ہی نے ایسی باتوں کو رواج دیا ہے جن کی پوری پوری اصلاح کرنا منصف مزاج اور مہربان دھرماتماؤں کا افضل کام ہے۔

غضب ہے کہ ہندوستان میں اکثر ہندو استریوں کا سارا جیون ایک بڑے مصیبت کا ہی رہین نظارہ ہے۔ مذکورہ بالا بدسلوکیوں کے علاوہ اگر کوئی ناگہانی سخت حادثے واقع ہو جاویں۔ تو اس وقت ان بیچاریوں کے ساتھ اور بھی زیادہ ظلم ہوتا ہے۔ اگر بیاہی ہوئی لڑکی کی موت ہو جاوے اس وقت تو اس کا سب مال و متاع اس کا خاوند اپنے قابو کرتا ہی ہے۔ لیکن اگر خاوند مر جائے اس وقت بھی بیچاری بیوہ کا سب مال و متاع سسرال والے ہی ضبط کر لیتے ہیں۔ بیاہ کے موقعہ چیزوں پر کا دیا ہوا سب زیور (خواہ لڑکی کے والدین کی طرف سے خواہ سسرال کی طرف سے) علاوہ ازیں خاوند کے مر جانے پر [illegible] کی رسم کا روپیہ پیسہ بھی سب کا سب استری کا حق ہوتا ہے اور یہ سب **استری دھن** کہلاتا ہے۔ مگر بے چاری بے کس بیوہ استریوں کو ان سب قسم کے زر و مال سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ طرح طرح کے حیلے و بہانہ سے سسرال والے یہ سب چیزیں چھینتے

میں۔ مگر کوئی پنچ یا پنچایت یا پروہت آواز تک نہیں اُٹھاتا بلکہ انسان ایسی بدھوا استریوں کے اَن پانی کا بھی کوئی تسلی بخش انتظام نہیں رہتا۔

دھرم شاستروں نے جو معمولی خرچ خوراک کو دینا ہی ضروری فرض ٹھہرایا ہے۔ بعض اوقات اُس خرچ سے بھی اُسے محروم کر دینے کی کوشش کی جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کے نیک چال چلن پر بھی کوئی جھوٹا الزام کھڑا کیا جاتا ہے تاکہ اُس کے رہے سہے حقوق کو تلف کیا جائے۔ بعض خود غرض سسرال تو ایسا کرتے ہی ہیں۔ مگر سب سے بڑھ کر افسوس اُن لوگوں پر ہے جو ایسے خود غرض لوگوں کی جھوٹی دنیاداری میں حمایت اور مدد کرتے ہیں۔

ہندوستان میں سینکڑوں ہزاروں نہیں۔ بلکہ لاکھوں بے کس استریاں ہیں جو اپنے ہی ہندو لوگوں اور ہندو رسم و رواج کے ظلموں کا شکار بن رہی ہیں ہندوستان کے بڑے بڑے ودوان پنڈت سادھو لیڈر، بیرسٹر، وکیل وغیرہ ان خرابیوں کو دن رات دیکھ رہے ہیں۔ مگر بیچاری ابلا استریوں کے حقوق کی رکھشا کے لئے کوئی آواز اُٹھائی نہیں جاتی۔ اِس مختصر آرٹیکل کے ذریعہ ہم ہندو قوم کے ودوانوں سے التجا کرتے ہیں کہ وہ اپنی دھرم سبھاؤں اور کانفرنسوں میں ایسی ایسی تجاویز پیش کریں کہ جن سے ان مظلوم استریوں کے حقوق کی مناسب رکھشا ہو سکے۔ زمانہ ساز اور خود غرض زبردستوں خاوندوں کی ہاں میں ہاں ملاتے جانا تو آسان ہے مگر کمزور۔ بیکس مظلوم دُکھیوں کی امداد کر دینا نیک پرشوں کا سب سے اعلیٰ کام ہے۔

مذکورہ بالا خرابیوں کو دیکھ کر جو اشخاص خاموش بیٹھے ہیں وہ ایشور کے آگے کبھی اپنی بریت نہیں کر سکتے۔ اِس قسم کے ظلم اور بے انصافی کی حمایت کرنا یا اُس کو دیکھ کر خاموش ہو رہنا۔ ضرور کسی نہ کسی قدر پاپ کا بھاگی بنانا ہے۔ برعکس اس کے ظلم اور بے انصافی کے تدارک کے لئے حتی المقدور کوشش کرنا اپنے انسانی زندگی کے اہم فرائض سے سبکدوش ہونا ہے

بھگت رام

انیلز فرینڈ سوسائٹی چھاؤنی فیروزپور

آیندہ جنگ

نہایت ہولناک آلات حرب ایجاد ہو چکے ہیں

دنیا پامال نہیں بلکہ فنا ہو جائے گی

اب اگر کوئی جنگ ہوئی تو اُس کا نتیجہ یہ نہیں ہوگا کہ پچاس ساٹھ لاکھ آدمی زخمی اور کروڑ دو کروڑ ہلاک ہو جائیں بلکہ دنیا کا صفایا ہو جائیگا۔ یہ خیال پیرسن میگزین میں ایک شخص نے ظاہر کیا ہے اور امیرالبحر سر پرسی سکاٹ نے اِس خیال کی تائید کی ہے۔

آیندہ زمانہ کی جنگ کیمسٹری کی جنگ ہوگی وہ زیادہ تر ہوا پر اور پانی کے نیچے ہوگی۔ جنگی جہاز کسی کام نہ آئینگے۔ اور وہی ملک فتح حاصل کریگا۔ جو ہوائی طاقت میں زبردست ہوگا۔

زمین کسی جاندار کی رہائش کے قابل نہ رہیگی

زمین کی سطح کسی جاندار شے کی رہایش کے قابل نہ رہیگی۔ انسان نہ تو پرندہ ہے اور نہ مچھلی ہے۔ اس لئے جنگ کے بعد صرف چند متنفس باقی بچینگے اور جو باقی بچینگے وہ اس زمین پر رہینگے جو ویران اور تباہ شدہ ہوگی۔ اس لئے راقم مضمون کا خیال ہے کہ جنگ نا ممکن ہو جائیگی

نئے ہتھیار

امریکہ اور یورپ کے موجدوں نے جہاں سائنس نے مجرمانہ حد تک تنزل اختیار کیا ہے۔ نوع انسان کی تباہی اور بربادی کے نہایت ہولناک آلات اختراع کئے ہیں جس طرح سے کہ براعظم اٹلانٹس اپنی انتہائی تہذیب اور ترقی سائنس کی وجہ سے نابود ہوا اسی طرح موجودہ دنیا کے فنا کرنے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اٹلانٹس ایک براعظم تھا جس کی تہذیب بہت اعلیٰ بیان کی جاتی ہے اور جو بحر ظلمات میں غرق ہو گیا کیونکہ انہوں نے باقی تمام دنیا کو تباہ کرنا چاہا تھا۔

ایک فرانسیسی نوجوان نے جو عارضی صلح کے زمانہ میں پیرس کے ایک مدرسہ میں زیر تعلیم تھا۔ جلتے ہوئے تیل کی بارش کرنے کا آلہ تیار کیا ہے۔ ایک فلیتہ کے ساتھ ایک ہوائی لگائی گئی ہے جس کا تعلق ایک بھک سے اُڑنے والے مصالحے اور تیل کے ساتھ ہے۔ فلیتے کے جلنے سے تیل بکھر جاتا ہے اور اس کو آگ لگ جاتی ہے اور اس طور سے جلتے ہوئے تیل کی بارش سے سالم کی سالم جمعیت چند منٹ میں نابود ہو سکتی ہے۔ اس سے محفوظ رہنے کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ فوج زمین کے نیچے چھپ جائے۔

سوا سو میل تک مار کرنے والی توپ

اس کے بعد ۱۲۵ میل تک مار کرنے والی توپیں ہے جس میں ایک کے اندر دوسرے گولے تہ در تہ بھرے ہوئے ہیں۔ جب ایک گولہ پھٹتا ہے تو دوسرا گولہ اندر سے نکلتا ہے اور جب چند میل کا سفر کر کے دوسرا پھٹتا ہے تو تیسرا نکلتا ہے اور ۱۲۵ میل تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس اصول پر اور بھی ترقی کی جا سکتی ہے یعنی لندن سے برلن پر اور برلن سے لندن پر گولہ باری کرنی ممکن ہے۔ اس قسم کی ۲۰ توپیں جو دو منٹ زہریلی گیس کے گولے چھوڑ دیں اور لندن یا پیرس ۴۸ گھنٹے کے اندر رہایش کے قابل شہر نہ رہیں۔ ان حالات میں اعلان جنگ نہ ہوا کریگا۔ کیونکہ جس قوم نے چاہے توپیں چلانی شروع کر دیں وہی فتحیاب ہو جائیگی۔

آئندہ جنگوں میں فوجوں اور عام باشندوں میں کوئی تمیز نہ ہو سکیگی۔ کیونکہ زہریلی گیس سب کو بلا تمیز فنا کر دیگی۔ پروردۂ تار پیڈو کی آزمائش ہوئی ہے۔ جو تار پیڈو بجلی کے ذریعہ چلائے جا سکتے ہیں۔ دیگر ممالک امریکہ نے ایک ایجاد کیا جا منظور کیا ہے۔ جس کے ذریعہ آبدوز کشتیوں کے تار پیڈو وں کو حسب مرضی حرکت دی جا سکتی ہے۔ اور کسی گرد کو ریڈیو کے ذریعہ حسب منشا نشانہ پر پہنچانے کی دریافت آزمائش کے مرحلہ کو طے کر چکی ہے۔

بجلی کے ذریعہ ڈائنامیٹ کو اُڑانا

بجلی کے ذریعہ ڈائنامیٹ اور دیگر بھک سے اُڑنے والی اشیاء کو اُڑانے کا آلہ لگایا جا رہا ہے جس سے ہر زمین لہروں کو استعمال کر کے زمین کے نیچے پوشیدہ طور پر رکھے ہوئے ڈائنامیٹ اور بھک سے اُڑنے والے دیگر مصالحوں کو اُڑایا جا سکتا ہے۔

ایک نئی توپ

ایک نئی توپ جو انسانی ہاتھ سے قدرے بڑی ہے۔ جو پیتل رنگ کا ۳ انچ لمبا اور ایک انچ قطر کا گولہ چھوڑتی ہے جو ایک انچ موٹی فولادی پلیٹ کے پار چلا جاتا ہے۔ اس کے چلنے میں نہ دھواں نکلتا ہے نہ آواز ہوتی ہے اور عجیب تک گولہ نشانہ پر نہ لگے کچھ پتہ نہیں لگتا۔ اس قسم کی توپ کو بڑے پیمانے پر بنایا جائے تو زہریلی گیس کا گولہ بہت سے میلوں تک پھینک سکیگی۔

ٹینک

ٹینک اس قسم کے بنائے گئے ہیں کہ ان کا ایک بڑا ذخیرہ بہت سی مقدار میں سیال گیس کو نکال کر دشمن کے میدانوں اور کھیتوں اور دیہاتوں اور شہروں میں ایک نئے وقت کو فنا کر دیں

ایک ٹینک اس قسم کے تیار ہوئے ہیں جو پانی کے اندر بھی جا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت ابھر کر حملہ کر سکتے ہیں

ہوائی جہاز اور آبدوزیں

اس قسم کے ہوائی جہاز تیار ہوئے ہیں جو ابابیل کی طرح ہوا میں کئی کئی دن تک رُک سکتے ہیں اور ہر نشانہ پر بم پھینک سکتے ہیں۔ اجرام من قرون کی مسلح آبدوز کشتیاں بھی بنائی گئی ہیں۔ خاتمہ جنگ سے پہلے جرمنی نے ایسی کشتیاں چلائی تھیں۔ جن پر کوئی ملاح نہ تھا اور جو صرف بجلی کے زور سے چلتی تھیں اور وہ کسی بندرگاہ کا راستہ بند کر سکتی تھیں۔ یعنی ایک آدمی کی جان جوکھم میں ڈالے بغیر ایک وائرلیس آلہ کے ذریعہ ایک آبدوز کشتی سے جنگی جہاز پر حملہ کیا جا سکتا۔

اُڑنے والا جہاز

ایک اُڑنے والا جہاز بھی ایجاد ہوا ہے جو پانی میں چل سکتا ہے اور ہوا میں بھی اُڑ سکتا ہے اور خندقوں کے اندر قلعہ بندیوں کو توڑ سکتا ہے۔ خلیج جیسا پیک بس ۵ ہزار فیٹ کی بلندی سے ایک جنگی جہاز پر بم پھینکے گئے جو سو فیصدی نشانوں پر بیٹھے۔ ۵ ہزار پونڈ کے ایک بم نے جہاز اڑا کر ۳ سکینڈ کے اندر اُڑا دیا تھا۔ اب چار ہزار پونڈ کا ایک بم بنایا گیا ہے۔ جس کو پچاس فٹ کے فاصلے سے اگر جنگی جہاز پر پھینکا جائے تو وہ ریزے ریزے ہو جائیگا گیس کے نئے گولے بنائے گئے ہیں جو اگر ہوا میں پھٹیں تو جہاں تک وہ گیس پھیلے گی کوئی چیز زندہ نہ رہیگی۔ نو ایجاد زہریلی گیس کو اگر سونگھا جائے تو وہ شعلے کی طرح اُڑ جاتی ہے اور اس کے سیال صورت میں اگر ایک دو قطرے پی لئے جائیں تو آدمی بیکار ہو جاتا ہے۔ اس گیس کو ہوائی جہاز سے اگر کسی جگہ چھوڑا جائے تو وہ جگہ قابل آبادی نہیں رہتی۔ برطانیہ میں ایک بجلی کی توپ ایجاد ہوئی ہے اس کے ذریعے سے بجلی کی لہریں فاصلے پر چھوڑی جاتی ہیں جو ایک سالم رجمنٹ کو چپ چاپ آناً فاناً اس صفائی سے ہلاک کر سکتی ہے جس طرح سے کہ سب پر بجلی گر پڑی۔

امریکہ کے مقام باشی سور میں ایک کارخانہ ہے جہاں ایک کروڑ پونڈ زہر کا ذخیرہ ہے جو زہریلی گیس بنانے کے لئے رکھا گیا ہے۔ برطانیہ میں کئی ایک کارخانے ہیں جہاں سو دو ٹن گیس ہر روز تیار ہوتی ہے۔ فرانس اور جرمنی میں بھی ایسے کئی ایک کارخانے ہیں۔

(بندے ماترم)

موپلا بغاوت کے متعلق سرکاری اعلان

اس گورنمنٹ نے موپلا بغاوت کے ریو فو رقبہ کے سلسلے میں موجودہ حالات کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے کہ دریا سے پرا کا جنوبی ضلع باغی گروہ سے پاک ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی تک دریا کے شمال میں فٹ بلز کے نزدیک کم از کم دو جتھے کہیں پوشیدہ ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ملٹری اور امدادی پولیس کے کچھ دستے ان کو قابو میں رکھنے کے لئے وہاں مقیم کئے جائیں۔ گذشتہ ا مئی انہیں پکڑنے کی جو کوشش کی گئی تھی۔ وہ کچھ حد تک کامیاب ہوئی تھی۔ اب باغیوں کو معہ لیڈروں کے گرفتار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان باغی جتھوں کی موجودگی کے باعث تعلقہ کالیکٹ کے شمال مشرقی حصے میں سات آدمیوں سے موپلے اور ہندو گھر چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور تعلقہ ارناڈ کے چند باشندے ابھی تک کہیں کہیں اپنے گھروں میں مستقل رہائش اختیار کرنے سے جھجکتے ہیں۔ اگرچہ دن میں ایک دو بار اپنے گھر اور جائیداد وغیرہ کو دیکھنے کے لئے آ جاتے ہیں لیکن



رقبہ میں بہت حد تک شانتی ہو گئی ہے اور دوبارہ بھی اعتبار شروع ہو گیا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ابھی تک ۳ ہزار قابل گرفت باغی مفرور ہیں۔ جنہیں گرفتار کرنے کی زور کوشش کی جا رہی ہے۔ نوسرکٹ جیل میں ۲۰۰ قیدیوں کے مقدمات پیشتر ہی زیر سماعت ہیں ۱۰ مئی کے درمیانی عرصہ میں بغاوت کے متعلق ۱۲۲۸۹ اشخاص کو سزا دی گئی ہے۔ گھروں کو دوبارہ بنانے اور جائداد کی ملکیت واپس لینے کے لئے قرضہ کی تقسیم کا کام ارناڈ والوناڈ اور پونانی میں تقریباً ختم ہو گیا ہے اور کالیکٹ تعلقہ میں ہنوز جاری ہے۔ مارچ کے شروع سے آج تک جو قرضہ تقسیم کیا جا چکا ہے اس کی کل میزان ۲۹۰۰۰ روپیہ ہے۔

سرکاری اطلاعات

(۱)

۸ مئی کے جلسہ ماتم میں بیان کیا گیا ہے کہ زدوکوب کر کے ایک سکھ قیدی کا بازو توڑ دیا گیا ہے۔ پچھاڑ اور سکھوں کے درمیان بلوہ ہونے کے علاوہ کسی سکھ قیدی کا بازو نہیں ٹوٹا ہے۔ اس اخبار میں بیان کیا گیا کہ انبالہ جیل میں قیدیوں کو درختوں کے پتے کھانے کی اجازت نہیں دی گئی اور ہاتھ منہ دھونے کو پانی نہیں دیا جاتا۔ بے شک قیدیوں کی تندرستی کے خیال سے ان لوگوں کو احاطہ جیل کے درختوں کے پتے یا کچے پھل کھانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ ہاتھ منہ دھونے اور دوسرے کاموں کے لئے پانی کافی مقدار میں دیا جاتا ہے۔ اگرچہ گرمی کے مہینوں میں پانی کی سپلائی بنانے میں اطمینان بخش نہیں ہوتی اور اس موسم میں انبالہ شہر کی آبادی کو بھی کچھ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

(۲)

۱۰ مئی کے اخبار اکالی میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں ضلع لاہور کے چند افسروں کے خلاف دو شخصوں کے [illegible] پر جو ضلع [illegible] میں جبر و تشدد کی تحقیقات کرنے کے لئے امور کئے گئے تھے۔ اتہامات لگائے گئے ہیں۔

ان دو شخصوں نے جو بیانات دیئے ہیں منجملہ ان کے حسب ذیل اتہامات ہیں۔

(۱) ڈپٹی کمشنر، سپرنٹنڈنٹ پولیس اور افسر مال نے لوگوں کو تازیانے لگائے۔ اور مغلظ گالیاں دیں

یہ بیان بالکل غلط ہے اگرچہ موضع سہراؤں میں ایک مجمع خلاف قانون کو منتشر کرتے ہوئے سپرنٹنڈنٹ نے بعض آدمیوں کے خلاف طاقت استعمال کی تھی جو اس مجمع خلاف قانون کے ممبر ہونے کی حیثیت سے سزایاب ہوئے۔

(۲) کہا گیا ہے کہ ایک ۷۰ سالہ بوڑھا مسمی بھائی رتن سنگھ کو سہراؤں میں ایک [illegible] افسر نے تازیانے لگائے۔ اس بیان کی کوئی تصدیق نہیں پائی گئی۔ اگر رتن سنگھ کو تازیانے لگائے گئے جیسا کہ کہا گیا ہے تو اس وجہ سے لگائے گئے ہوں گے کہ وہ اس مجمع خلاف قانون کا ممبر تھا۔

(۳) کہا گیا ہے کہ [illegible] میں ستر سال کے ایک بوڑھے شخص کو سیاہ پگڑی پہننے کی وجہ سے زدوکوب کیا گیا۔ مقامی افسروں کو اس واقعہ کا کوئی حال معلوم نہیں۔

(۴) کہا گیا ہے کہ سہراؤں میں عورتوں کے ساتھ بدسلوکی کی گئی اور ان کے زیورات زبردستی چھین لئے گئے۔ یہ بیان بالکل غلط ہے۔

پی ڈی کالسٹر
سینئر اسسٹنٹ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب

ہندوستان کا جرم

مولانا ابوالکلام آزاد کے حالات جیل کے متعلق ایک روایت ہے کہ ان کی کوٹھڑی کے ساتھ کی کوٹھڑی میں ایک وقت ایک چینی قیدی رہتا تھا۔ چینی اور مولانا صاحب دونوں ایک دوسرے کی زبان سے ناآشنا تھے۔ مگر مولانا کے پُرجلال بشرے سے وہ چینی متعجب کہ ایسی ایسی نورانی ہستیاں بھی جیل میں مقید ہو سکتی ہیں۔ بہرحال اس نے صیانت کرنا چاہا اس کے خیال میں کوکین رکھنا اور افیم کھانا ہی دو جرم سب سے پہلے آ سکتے تھے۔ پکارا "کوکین، کوکین"۔ مولانا نے سر ہلا دیا کہ نہیں۔ پھر پکارا "افیم، افیم"؟ مولانا نے پھر سر ہلا کر انکار کیا۔ تب اسے ایک نئے جرم کا خیال آیا۔ جو کہ ہندوستان کا سب سے بڑا جرم ہے اور جس جرم میں چند ماہ میں اتنے قیدی جیلوں میں گئے ہیں۔ [illegible] سالہا سال میں تمام دنیا کے جیل خانوں میں [illegible] اور ہندوستانی پالیٹکس کو علیحدہ چھوڑ کر نہیں گئے۔ دو دفعہ کی شکست سے جوش کھا کر چینی نے للکار کر پکارا۔ تب "گاندھی؟ گاندھی؟" مولانا مسکرا پڑے اور سر ہلا کر ہاں کی۔ چینی نے آگے بڑھ کر گاندھی کی جے کی جس میں مولانا بھی شریک ہوئے۔ یہ اچھا ہے تیری صدا ہی ہے۔ جس میں یہ کہنے میں کوئی شک نہیں۔ تو [illegible] ہے اور دشمن ہے اور یا تجھے ہمارے [illegible] نے ہمارے بندھن کاٹنے کے لئے بھیجا ہے اور ہمارے لئے دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

خبریں

آئرلینڈ میں جنگ آزادی کی قربانگاہ پر [illegible]

چڑھ رہا ہیں۔ لنڈن ۹ جون کی خبر ہے کہ وہاں تک وہاں خوب دل کھول کر جنگ ہوئی جس میں بچے اور ضعیف لوگ خوب مرے اور زخمی ہوئے۔

لنڈن ۹ جون کی خبر ہے کہ ہندوستان کی سی یم۔ ایس کے کام کو تقویت دینے کے لیے انگلینڈ سے ایک مشن آنے والی ہے مبارک۔

لنڈن ۹ جون کی خبر ہے کہ چین کی خانہ جنگی جاری ہے مسٹر سن تیین کی فوج شمال کی طرف سے ہٹائی جا رہی ہے۔

پیرس ۹ جون کی خبر ہے کہ ہیلسنگفورس سے سوویٹ رپورٹ نے لکھا ہے کہ وہاں بولشوکس نے ۱۱۰ بچے مختلف بیماریوں سے بیمار ہونے کی وجہ سے اس لئے اڑادئے کہ ان سے دوسروں کو بیماری نہ لگ جائے اچھا علاج ہے۔

لنڈن ۹ جون کی خبر ہے کہ مسٹر پی مین بیڈسن نے قبل ٹریٹی جنگال نے مرسین گرانڈ لاج کی لائبریری کو ایک کلام قرآن دی ہے جس پر امیر افغانستان حبیب اللہ خاں کے دستخط ہیں۔

واشنگٹن ۹ جون کی خبر ہے کہ سو لنٹ چیف جسٹس ہیرس کورٹ نے سٹرائک کرنے والوں کو لوگوں کے نقصان کے ذمہ دار ٹھہرا دیا ہے۔ جو ایام سٹرائک میں کیا گیا تھا

ناگپور ۹ جون کی خبر ہے کہ عدم تعاون کی کمیٹی نے وہاں پھر وکالت کا کام شروع کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں نیشنل کانگریس بار دولی اور دہلی کے جلسوں کی کارروائی سے معلوم ہوا کہ وکالت ترک کرنا ضروری امر نہیں ہے۔ اچھے رہے

کلکتہ کی بندرگاہ پر ۹ کے قریب لدے بھرے جہاز اب آرام کر رہے ہیں۔ سٹرائک ختم نہیں ہوا۔

۹ جون کی خبر ہے کہ روس کے فاقہ کشوں کی مدد کے لئے رابندرا ناتھ ٹیگور کے پاس درخواست آئی ہے کہ آپ ہند سے چندہ جمع کرکے روسیوں کی مدد کے لئے بھیجیں۔

لکھنؤ ۹ جون کی خبر ہے کہ وہاں کانگریس کے جلسے میں پھر سول نافرمانی کے اجرا پر غور کیا گیا ہے۔ دیکھیں کیا فیصلہ ہوتا ہے۔

لنڈن ۹ جون کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ آئرلینڈ میں کچھ آرام ہے۔

پیرس ۹ جون کی خبر ہے کہ جرمنی کو جب تک تاوان ادا کرنے کو قرض نہ ملے تب تک یورپ کا امن خطرہ میں ہے۔

لنڈن ۹ جون کی خبر ہے کہ پرنس آف ویلز کی واپسی کی بڑی پرشان تیاریاں ہو رہی ہیں۔

لنڈن ۹ جون کی خبر ہے کہ بلگیریا کی حالت بہت نازک ہو رہی ہے۔ لوگ وزارت سے استعفے طلب کر رہے ہیں۔ پر وزیر استعفے نہیں دیتے

لنڈن ۹ جون کی خبر ہے کہ ترکی سلطنت اور سوویٹ روس میں عہدنامہ ہو گیا۔

لنڈن ۹ جون کی خبر ہے کہ پوپ کی صحت خراب ہو گئی ہے

لنڈن ۹ جون کی خبر ہے کہ وہاں وائرلیس ٹیلیفون عام پسند ہو گیا ہے۔ ....۹ لائسنس دیئے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۹ جون کی خبر ہے کہ الائنس بینک میں چوری ہو گئی۔ سب اکونٹنٹ گرفتار ہے۔

شملہ ۹ جون کی خبر ہے کہ ہاں سرون کو ایک لاکھ روپے سے تقویت پہنچی ہے شکر ہے۔

برلن ۹ جون کی خبر ہے کہ لنن کی حالت نہایت نازک ہے۔

لنڈن ۹ جون کی خبر ہے کہ فرانس راضی نہیں کہ جرمنی کو کوئی قرض دیوے۔

شملہ ۹ جون کی خبر ہے کہ ایران پر کردوں اور ترکوں نے حملہ کر رکھا ہے۔ سرکاری فوج کو شکست ہو گئی ہے۔

قاہرہ ۹ جون کی خبر ہے کہ پرنس آف ویلز مصر تشریف فرما ہیں۔ اہل مصر نے حضور والا کا پرتپاک خیر مقدم کیا ہے۔

جنرل بروس کی مہم جو ایورسٹ پہاڑ کی مشکلات کو تسخیر کرنے کے لئے گئی تھی۔ وہ اس وقت ۲۰۰۰۰ فٹ کی بلندی پر خیمہ زن ہے۔

ہماری دنیا کا سب سے بڑا لمبے طویل آدمی امریکہ میں ہے۔ اس کا نام جان وان البرٹ ہے اس کی لمبائی ۹ فٹ ۵ انچ کی ہے۔ وہ شادی شدہ ہے اور ایک سن کا بچہ بھی ہے۔

دنیا میں ٹینس پلیر مشہور ایک لڑکی ہے۔ جس کا نام بیبی جیکل ہے اس کی عمر دس برس کی ہے۔ جو بڑوں بڑوں کو آسانی سے ہرا دیتی ہے۔

امریکن بھی عجیب عجیب پسند ہیں۔ لوگ فٹ بال کھیلا کرتے تھے وہ موٹر بال کھیلتے ہیں اس کے بعد اب ایروپلین بال رہ گیا۔ سو وہ بھی تیار سمجھو۔

مہاتما گاندھی کے اخبار نوجیون کے ایڈیٹر زیر دفعہ ۱۲۴ الف جرم بغاوت احمد آباد میں پکڑے گئے ۱۳ کو پیشی ہوگی۔

خبر ہے لارڈ ریڈنگ ویسرائے ہند کا اکلوتا ۳۲ سالہ نوجوان بیٹا مع اپنی اہلیہ کے ہندوستان آ رہا ہے۔

ضرورت ہے

نیوزیلینڈ مشن جگادھری ضلع انبالہ کے ہسپتال کے لئے دو نرسوں کی جو سرٹیفکیٹ رکھتی ہوں ان میں سے ایک مڈوائفری کا بھی سرٹیفکیٹ رکھتی ہو ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ۲ امیدواروں کی ضرورت ہے جو ٹرننگ و تعلیم حاصل کریں گی۔ اپنی اپنی درخواستوں کے ساتھ کام و لیاقت کی چٹھیوں کی نقلیں پتہ ذیل پر روانہ فرمائیں۔

المشتہر

مس ایچ۔ امولا۔ مشن ہسپتال

جگادھری۔ پنجاب

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول وسط ۱۸۷۸ء سے مسیحی لڑکوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس، خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان، لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجاگھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے اسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول۔ بٹالہ

ضلع گورداسپور

اشتہار

مقدس کتاب کا احوال حصہ اول و دوم چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ قیمت فی حصہ ۳؍ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ ہے۔ درخواستیں بہت جلد ذیل کے پتہ آنی چاہئیں

سیکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور

کرسچن بک سٹور لودھیانہ

اردو کی پہلی کتاب	۲؍	ردمن پنجابی پرائمر	۱؍
،، دوسری ،،	۳؍	تیرہ بار در اسلام میں مسیح	۱؍
صحت جسمی اور تبرکہ	۱؍	ینابیع الاسلام	۳؍
مسئلہ التحلیق	۲؍	ویدوں کی اصل	۳؍
مراۃ المستقیم	۸؍	دو سوال	۳؍

ملنے کا پتہ۔ مینیجر کرسچن بک سٹور لودھیانہ

دستور العمل نور افشاں

سالانہ قیمت۔ ہندوستان کے حدود کے اندر ۳؍

،، غیر ممالک سے ۴؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ۱/۸ حصہ	سعہ	عیسہ	عیسہ
چوتھائی کالم	عیسہ	عیسہ	للعہ
نصف کالم	عیسہ	للعہ	معہ
پورا کالم	للعہ	معہ	۱
پورا صفحہ	۱	۱صہ	ما

سہ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۲؍ لیکن کسی اشتہار کے لئے ۱؍ روپیہ سے کم نہ لیا جائیگا۔

ضرورت ہے

ویسلین مشن فیض آباد کے لڑکیوں کے اے۔ وی سکول میں چند استانیوں کی ضرورت ہے سکول گورنمنٹ ملاحظہ کی حد کے اندر ہے۔ درخواست کنندگان کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی درخواستوں کیساتھ اپنے اپنے علم و تجربہ کی چٹھیوں کی نقلیں بھی روانہ کریں

المشتہر جی بلیک پرنسپل گرلس اے وی سکول۔ فیض آباد۔ یو۔ پی۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

۱۸۳۴ء سے قائم ہے۔

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۳۵ء سے تین جماعتیں لوئر پرائمری کی ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس لئے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔

مدہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری فی طالب علم ۶ روپے اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری فیس کا ⅔ ہے۔ متفرق خرچ اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں چرکشا ۱ سے ۱ تک۔ گرلز گول ۱۰ سے ۱۵ تک مل سکتا ہے۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہٰذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

فرمایش میں نور افشان کا حوالہ ضرور دیویں

رعایتی اشتہار کتب

سیرت المسیح والمحمد - مسیح کی شخصی خاصیت اور محمد کی قرآنی سیرت کا مقابلہ از پادری ٹھاکر داس صاحب صفحہ ۱۹۰ قیمت ۶ر کاغذ سفید و ۳ر کاغذ حنائی۔

سورج۔ چاند۔ ستارے - اجرام فلکی مثلاً سورج چاند۔ ستاروں سیاروں۔ دمدار و ٹوٹنے والے ستاروں کا بیان۔ با تصویر صفحہ ۲۰۰ قیمت اصل ۸ر رعایتی ۴ر

تفسیر انجیل یوحنا - از مولوی عماد الدین و پادری کلارک صاحب۔ صفحہ ۵۳۰ قیمت ۴ر

تفسیر کتاب اعمال - ایضاً صفحہ ۴۰۰ قیمت ۳ر کپڑے کی جلد ۸ر

تحقیق بائبل یعنے بائبل کس طرح پیدا ہوئی۔ اور اس کی خاصیت کیا ہے از پروفیسر گواڈز صاحب صفحہ ۲۰۰ قیمت ۴ر کپڑے کی جلد ۱ر

طالبان حق جناب فیر صاحب ڈین آف کنٹربری کی انگریزی کتاب سیکرس آفٹر گاڈ کا ترجمہ ہے صفحہ ۳۰۰ قیمت اصل ۸ر رعایتی ۴ر کپڑے کی جلد ۵ر

تنقید الخیالات - سر سید احمد خاں کے خیالات کی تردید از پادری عماد الدین نمبر ۱ اصول اسلام قدیم اور جدید۔ دل اور اسلام اور عقل انسانی چار جلدوں میں قیمت فی جلد رعایتی ۳ر

تنقیح مباحثہ - ڈپٹی عبد اللہ آتھم مسیحی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ۱۵ روزہ مباحثہ پر ریویو۔ از پادری ٹھاکر داس صاحب صفحہ ۱۲۰ قیمت ۸ر

نور الاذہان فی فصاحت القرآن - مسئلہ اعجاز قرآن پر مسٹر ا۔ مسیح کی زبردست بحث صفحہ ۱۸۰ قیمت اصل ۸ر رعایتی ۴ر کپڑا ۱۲ر

تعلیقات التعلیقات - شمس سراج علی کی تعلیقات کا مختصر جواب از پادری عماد الدین صاحب صفحہ ۔ قیمت ۳ر

تاریخ بائبل - مصنفہ پادری بیکل صاحب و مترجمہ پادری طالب الدین صاحب۔ بائبل کے حاصل ہونے کی تاریخی حالات صفحہ ۴۹۰ بشمت بورڈ ۱۲ر مجلد کپڑا ۱ر

تاریخ خاندان شونبرگ کوٹا - زمانہ اصلاح کے ایک مشہور تاریخی قصے کا ترجمہ۔ مزہ دار ناول ہے صفحہ ۳۲۰ قیمت اصل ۱۲ر رعایتی ۸ر مجلد کپڑا ۱ر

تاریخ مصر - قدیم زمانہ کے مصری رسم و رواج۔ طرز معاشرت۔ نظام حکومت جنگ و فتوحات وغیرہ وغیرہ کے مفصل حالات صفحہ ۱۰۰ قیمت اصل ۸ر رعایتی ۴ر مجلد کپڑا

تاریخ مذہب - مذہب کی ابتدا اور ترقی۔ اور چند بڑے مذاہب کا تاریخی تذکرہ صفحہ ۱۹۰ قیمت اصل ۸ر رعایتی ۴ر مجلد کپڑا قیمت ۸ر

تاریخ روم - سلطنت روما کے ابتدا سے لیکر تاریخ جلیل القدر قیاصرہ کے اختتام تک دلچسپ حالات صفحہ ۱۹۲ قیمت اصل ۸ر رعایتی ۴ر مجلد کپڑا ۸ر

تاویل القرآن - قرآن کی جمع و ترتیب کی سچی تاریخ سے ثابت کیا ہے کہ وہ کس کس کا جزو ہے۔ از اکبر مسیح مرحوم۔ صفحہ ۱۰۰ قیمت ۴ر

تاریخ یونان - سلطنت یونان کے عروج و زوال نظام سلطنت اور معرکہ آرائیوں کا دلچسپ بیان صفحہ ۲۴۰ قیمت اصل ۸ر رعایتی ۴ر مجلد کپڑا ۸ر

تسخیر پنجاب - پنجاب میں سکھوں کی شکست اور انگریزی راج کا قیام ناول کے پیرایہ میں صفحہ ۲۶۰ قیمت ۸ر مجلد ۱ر

طریق تسلیم - رضائے الٰہی کی کامل تابعداری کا بیان از پادری اینڈریو مرے صاحب صفحہ ۲۳۰ قیمت اصل ۶ر رعایتی ۳ر کپڑے کی جلد ۸ر

طریق دعا - از سیڈم گیون صاحب مضمون نام سے ظاہر ہے صفحہ ۸۰ قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

طیلس - رفیق صلیب۔ یعنے داستان مسیح۔ ایک نہایت دلکش ناول صفحہ ۲۹۰ قیمت بشمت بورڈ ۶ر کپڑے کی جلد ۸ر

اوٹوپیا - ایک خیالی قوم کی طرز معاشرت و اصول حکمت وغیرہ کے پیرایہ میں ایک فلاسفر کے خیالات صفحہ ۲۰۰ قیمت ۴ر رعایتی ۲ر مجلد ۸ر

واعظ کا رہنما - وعظ تیار کرنے پڑھنے اور سنانے کے متعلق مفید ہدایات صفحہ ۴۰ قیمت ۱ر رعایتی ۳ر

ورجل کی نظم - روم کے ملک الشعراء ورجل کی مشہور نظم انیڈ کا قصہ۔ با تصویر صفحہ ۲۰۰ قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

ویدوں کی تعلیم - مصنفہ پادری ال ٹن صاحب سابق پروفیسر دہلی کالج صفحہ ۲۰۰ قیمت ۱ر رعایتی ۴ر مجلد ۱ر

یسوع مسیح کا احوال - مبارک کلام انجیل میں ہے۔ از منرو کالیکر صاحب صفحہ ۲۰۰ قیمت ۱ر مجلد کپڑا ۲ر

یسوع مسیح کی گرفتاری اور موت - مصنفہ ڈاکٹر جے سی شکر صاحب صفحہ ۳۰۰ قیمت ۶ر مجلد کپڑا ۸ر

یسوع مسیح کی تعلیم - از لارڈ بروک صاحب گورنر جنرل ہند صفحہ ۹۰ قیمت بشمت بورڈ ۔ مجلد چمڑا ۲ر کپڑے کی جلد ۱ر

زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ - انجیلوں کی ذات پر مخالفین کے اعتراضوں کے دندان شکن جواب صفحہ ۲۳۳ قیمت اصل ۱۲ر رعایتی ۸ر جلد کپڑے کی ۸ر

المشتہر - سکرٹری - پنجاب رلیجس بک سوسائٹی - انارکلی - لاہور

پادری ۔۔۔ صاحب ایم اے منیجر نور افشان ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔